Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۳۰ شعبان ۱۳۹۸ھ ۶ ظہور ۱۳۵۷ہش ۶ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۷۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا کوپن ہیگن میں ورودِ مسعود

ڈنمارک کے احبابِ جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

ربوہ ۶ اگست۔ کوپن ہیگن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں دو روز قیام فرمانے کے بعد ۳ اگست کی شام کو بخیر و عافیت ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن پہنچ گئے ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی گوٹن برگ میں مصروفیات اور کوپن ہیگن میں ورودِ مسعود کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں ۴ اگست کو جو کیبل گرام ارسال کیا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"کوپن ہیگن ۴ اگست۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

۳ اگست کی شام کو حضور مع رفقاء بخیر و عافیت کوپن ہیگن پہنچ گئے ہیں۔ حضور کے وہاں پہنچنے پر ڈنمارک کے احبابِ جماعت نے مسجد نصرت جہاں میں جمع ہو کر اپنے آقا کا بہت والہانہ انداز میں استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس سے قبل گوٹن برگ سے کوپن ہیگن آتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے راستہ میں سویڈن کے شہر مالمو میں کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا۔ مالمو کے احبابِ جماعت نے حضور کا پرتپاک استقبال کیا۔ حضور نے دوپہر کا کھانا احبابِ جماعت کے ساتھ تناول فرمایا۔ حضور دو گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ اسی دوران مقامی اخبارات کے نمائندوں نے حضور سے ملاقات کر کے پریس انٹرویو لیا۔

گوٹن برگ میں اپنے قیام کے آخری روز ۲ اگست کی صبح کو حضور نے مقامی جماعت کے احباب اور احمدی خاندانوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ ملاقاتوں کا سلسلہ تین گھنٹے تک جاری رہا۔ (مرزا انس احمد)"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اہم تبلیغی سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے، رُوح القدس سے مدد کرے اور وہاں غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اُسی پر توکّل رکھو جو زندہ ہے اور سب کو زندہ رکھتا ہے

متوکّل ہونے کے لئے متبتّل ہونا ضروری ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ (الفرقان: ۵۹)

ترجمہ:۔ اور تو اُسی پر توکّل کر جو زندہ ہے (اور سب کو زندہ رکھتا ہے) کبھی نہیں مرتا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو جیسا کہ توکّل اور بھروسہ کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جیسا کہ پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے (اپنے گھونسلوں میں) آجاتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شخص متبتّل ہوگا متوکّل بھی وہی ہوگا۔ گویا متوکّل ہونے کے واسطے متبتّل ہونا شرط ہے کیونکہ جب تک اَوروں کے ساتھ تعلّقات ایسے ہیں کہ اُن پر بھروسہ اور تکیہ کرتا ہے اُس وقت تک خالصۃً اللہ پر توکّل کب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی طرف انقطاع کرتا ہے تو وہ دُنیا کی طرف سے توڑتا ہے اور خدا میں پیوند کرتا ہے اور یہ تب ہوتا ہے جبکہ کامل توکّل ہو۔ جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل متبتّل تھے ویسے ہی کامل متوکّل بھی تھے اور یہی وجہ ہے کہ اتنے وجاہت والے اور قوم و قبائل کے سرداروں کی ذرا بھی پروا نہیں کی اور ان کی مخالفت سے کچھ بھی متاثر نہ ہوئے۔ آپؐ میں ایک فوق العادت یقین خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا اسی لئے اِس قدر عظیم الشان بوجھ کو آپؐ نے اُٹھا لیا اور ساری دُنیا کی مخالفت کی اور ان کی کچھ بھی ہستی نہ سمجھی یہ بڑا نمونہ ہے توکّل کا جس کی نظیر دُنیا میں نہیں ملتی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۶۲)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے لئے تھا دوسروں کا اپنے آپ کو مسیحیت کی طرف منسوب کرنا بے معنی ہے

اسلام کا پیغام عالمگیر پیغام ہے اور دنیا کی تمام اقوام اور ان کے جملہ افراد اس کے مخاطب ہیں

اسلام ایک بڑا ہی حسین مذہب ہے جو بھی اس کے حسن کا گرویدہ ہوتا ہے وہ اس سے جدا ہو ہی نہیں سکتا

اوسلو کی پریس کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اعلان اور اخبارات میں وسیع پیمانہ پر اس کی اشاعت

جیسا کہ احباب جماعت کو الفضل میں شائع شدہ رپورٹوں سے اطلاع مل چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۵ / جولائی کی رات کو لندن سے ناروے کے دارالحکومت اوسلو پہنچے۔ وہاں حضور نے دو روز قیام فرمایا اور اس دوران میں اوسلو کے میئر البرٹ نارڈینجن (Albert Nordengen) سے ملاقات فرمانے کے علاوہ ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا۔

اس پریس کانفرنس اور میئر موصوف سے حضور ایدہ اللہ کی ملاقات کی تفصیلی خبریں اور تصاویر وہاں کے اخبارات میں بہت نمایاں طور پر شائع ہوئیں ان میں سے سردست ہمیں درج ذیل چار اخبارات کے تراشے موصول ہوئے ہیں:۔

1. Daily "ARBEIDERBLADET" Oslo (27.7.1978)
2. Daily "MORGENBLADET" Oslo (27.7.1978)
3. Daily "DAGBLADET" Oslo (27.7.1978
4. Daily "NATIONEN" Oslo (27.7.78)

ان میں سے ہم روزنامہ "ARBEIDERBLADET" میں شائع شدہ خبر کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

اخبار مذکور نے اپنی سہ کالمی خبر کو حضور ایدہ اللہ کی میئر اوسلو کے ساتھ ملاقات کے ایک نہایت ہی نمایاں فوٹو کے ساتھ مزین کیا اور اس کے نیچے درج ذیل عبارت درج کی:۔

"جب ۲۶ / جولائی بروز بدھ مسلمان فرقہ احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد نے اوسلو میں ناروے کے اخباری نمائندوں سے ایک پریس کانفرنس میں خطاب کیا تو یہ اعلان فرمایا کہ ـــــ

اسلام کا پیغام تمام بنی نوعِ انسان کے لئے ہے ـــــ

خلیفۃ المسیح ایک خاص مذہبی تنظیم کے سربراہ ہیں جس کے افراد کی تعداد دنیا بھر میں ایک کروڑ ہے۔ ان میں سے ۱۳۰ ناروے میں رہتے ہیں۔ بدھ کے روز خلیفۃ المسیح نے اوسلو کے میئر البرٹ نارڈینجن سے ملاقات کی"۔

اخبار مذکور نے خبر کو درج ذیل سہ کالمی عنوان کے تحت شائع کیا:۔

"اسلامی خلیفہ نے ناروے کو عیسائیت سے لاتعلق کر چھوڑا"

اس عنوان کے تحت اخبار نے جو تفصیلی خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"اوسلو (این ٹی بی)۔ آپ لوگوں (یعنی ناروے کے رہنے والوں) نے عیسائیت کو بہت بعد کے زمانہ میں قبول کیا۔ اور اسکے باوجود قبول کیا کہ آپکو اسے قبول کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا۔ عیسائیت اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے سوا دوسری قوموں کے لئے تھی ہی نہیں۔ اسی لئے ہم ان بارہ قبیلوں کی نسلوں کو چھوڑ کر دوسروں کا یہ حق تسلیم نہیں کرتے کہ وہ اپنے آپ کو عیسائی یا مسیحی کہیں۔ برخلاف اس کے اسلام تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے آیا ہے (یعنی اس کی مخاطب ہر قوم اور اس کا ہر فرد ہے)۔ اسلام میں روئے زمین کا ہر انسان جب چاہے داخل ہو سکتا ہے۔ جہاں تک قبولِ اسلام کا تعلق ہے اس میں دیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس کسی کو جب بھی قبولِ حق کی سعادت ملے اس کے لئے بسا غنیمت ہے"۔

یہ خلاصہ ہے مسلمان فرقہ احمدیہ کے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد کی اس گفتگو کا جو انہوں نے گزشتہ بدھ (۲۶ / جولائی ۱۹۷۸ء) کو اوسلو میں اخباری نمائندوں سے ملاقات کے دوران فرمائی۔ اس طرح انہوں نے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہوئے پورے ناروے کو عیسائیت سے لاتعلق ثابت کر دکھایا۔ ان کی گفتگو اس حقیقت کی آئینہ دار تھی کہ وہ عیسائی معتقدات اور دینیات پر اچھی طرح حاوی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی بڑی خواہش ہے کہ مسیحی کلیسیا کے قائدین کے ساتھ تبادلۂ خیال کا موقع پیدا ہو۔

خلیفۃ المسیح اس خالص مذہبی جماعت کے روحانی سربراہِ اعلیٰ ہیں۔ دنیا بھر میں اس جماعت کے افراد کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے ۱۳۰ افراد ناروے میں رہائش پذیر ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے متبعین ان سے اسی عقیدت و احترام سے ملتے ہیں جو کیتھولک عیسائی پوپ کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ لیکن دوسرے کٹر قسم کے قدامت پسند مسلمان جماعت احمدیہ کو "بدعتیوں" کی تنظیم تصور کرتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے اس فرقہ کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔۔۔۔۔

اس جماعت کا قیام ہندوستان میں ۱۸۸۹ء میں عمل میں آیا تھا۔ موجودہ خلیفہ بانی سلسلہ کے تیسرے جانشین یا خلیفہ ہیں۔ ان لوگوں کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ حقیقی اسلام کے علمبردار ہیں اور اسی کی دنیا میں تبلیغ کرتے ہیں۔ ان کا یہ حقیقی اسلام دنیا کے دوسرے ساٹھ ستر کروڑ مسلمانوں کے اسلام سے قدرے مختلف اور ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔

خلیفۃ المسیح لندن میں منعقدہ ایک کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد یہاں آئے تھے۔ اس کانفرنس میں "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کا موضوع زیر غور آیا تھا۔ اس فرقے کا دعویٰ ہے کہ ایسے شواہد اور ثبوت موجود ہیں جن سے اس بارہ میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد نوّے سال تک زندہ رہے۔ وہ مشرق کی جانب پیدل سفر کرتے ہوئے ان علاقوں میں گئے جہاں بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل آباد تھے۔ وہ ایران، افغانستان اور کشمیر آئے۔ یہاں انہوں نے ان گمشدہ قبائل میں شریعتِ موسوی کی تبلیغ کی اور انہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کے لئے تیار کیا۔

مسیح کو مسلمان خدا تعالیٰ کا ایک بزرگ نبی یقین کرتے ہیں لیکن مرتبہ میں انہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کم سمجھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بحیثیت نبی مسیح کے مرتبہ و مقام کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہرگز نہ تھے وہ (تمام دوسرے انسانوں کی طرح) ایک عورت کے بطن سے ہی پیدا ہوئے تھے۔

خلیفۃ المسیح اوسلو میں دو روز (۲۶ / ۲۷ / جولائی ۱۹۷۸ء) قیام فرمائیں گے۔ یہاں سے وہ سٹاک ہالم اور گوٹن برگ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک پر جوش تبلیغی جماعت ہے اور خلیفۃ المسیح سال کا ایک بڑا حصہ اپنی جماعتوں کا دورہ کرنے اور اس طرح ان کی نگرانی و رہنمائی کرنے میں گزارتے ہیں۔

اوسلو کی مقامی جماعت نے جو زیادہ تر پاکستانیوں پر مشتمل ہے عرصہ دراز سے یہاں مسجد تعمیر کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے لیکن وہ ابھی تک اس کے لئے موزوں قطعۂ زمین حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔ اس جماعت کے افراد کو دوسرے مسلمان اپنے ہمراہ ایک ہی مسجد میں اللہ کی عبادت کرنے کی اجازت دینے کے روادار نہیں ہیں اس لئے ویٹرلینڈ (Vaterland) کے علاقہ میں جو مسجد تعمیر ہوئی ہے وہ اوسلو کی اس چھوٹی سی جماعت کے لئے سود مند ثابت نہ ہوگی۔

خلیفۃ المسیح نے پریس کانفرنس میں الوداعی کلمات کہتے ہوئے فرمایا اسلام بڑا ہی پیارا اور حسین مذہب ہے اگر ایک دفعہ تم اس کے حسن کے گرویدہ ہو گئے تو پھر تم ہمیشہ ہی اس کے گرویدہ رہو گے اور اس سے جدائی تمہیں ہرگز گوارا نہ ہوگی"۔

(روزنامہ "ARBEIDERBLADET" اوسلو مورخہ ۲۷ / جولائی ۱۹۷۸ء)

[اوسلو کے دیگر اخبارات نے بھی اس خبر کو کم و بیش انہی الفاظ میں شائع کیا] ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کی اغراض و مقاصد

مکرم حافظ ملک منور احمد صاحب جنجوعہ متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ

روزہ صرف کھانے پینے کے ترک کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس میں بہت سے مقاصد اور حکم مضمر ہیں۔ روزہ میں انسان کی اخلاقی روحانی۔ معاشرتی جسمانی تمام ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اسلام نے ہر طرح سے انسان کی بہتری کے لئے احکام پیش کئے ہیں۔

فرضیت رمضان والی آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے رمضان کی یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرہ) یعنی تم رمضان کے روزوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا تقویٰ حاصل کر سکتے ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم فرماتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں روزے رکھو۔ دوسری شرائط کو پورا کرو۔ شور و غوغا نہ کرو۔ گالیاں نہیں دینی اپنی پوری توجہ قرآن کریم اور اس کی برکات کے حصول کی طرف پھیرتی ہے اپنے نفس کو (اس ماہ میں خصوصاً) مارنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں جس مقام کا ذکر ہے اپنی استعداد کے مطابق اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے وَیُزَکِّیْهِمْ پھر اپنی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں وہ ان کے نفوس میں بھی تزکیہ نفس پیدا کرتا ہے۔"

(الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۶۸ء)

یہ مہینہ خاص طور پر گناہوں سے بچنے اور توبہ کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اس میں غیر معمولی طور پر خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

(صحیح بخاری کتاب الصوم)

یعنی جس نے رمضان کے روزے ایمان کے تقاضے اور خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کے احساس اور خلوص نیت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عظیم اجر و ثواب پر یقین رکھتے ہوئے پورے کئے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا۔ اور رمضان گزر گیا اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ۱۸۲)

خالصتاً خدا تعالیٰ کے لئے روزہ رکھنے والے کا خدا تعالیٰ نے بہت بڑا اجر مقرر کیا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ روزہ دار کا اجر خود خدا تعالیٰ بن جاتا ہے۔ اور جسے تمام جہانوں کے بادشاہ کا قرب حاصل ہو جائے اسے اور کیا چاہیئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کل عمل ابن آدم یضعف حسنة بعشر امثالها الی سبع مائة ضعف قال الله تعالی الا الصوم فانه لی و انا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی للصائم فرحتان فرحة عند فطره و فرحة عند لقاء ربه

(مشکوٰۃ)

یعنی ہر انسان کو ہر نیک عمل پر دس سے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا خود میری ذات ہے۔ یعنی روزہ دار کو میری ملاقات کا شرف حاصل ہو سکے گا۔ کیونکہ وہ اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو میری رضا کی خاطر ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کو دو راحتیں اور دو خوشیاں میسر آتی ہیں ایک اس وقت جب کہ وہ روزہ افطار کر رہا ہوتا ہے اور دوسرے اس وقت جبکہ اسے میری ملاقات نصیب ہوگی۔

رمضان کا مہینہ خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کو جذب کرنے کا مہینہ ہے۔ اس میں انسان گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں سے نکل کر انوار الٰہی کی رفعتوں میں پرواز کرنے لگتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس غرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ تمام عبادات جن کا تعلق رمضان سے ہے اگر تم بجا لاؤ گے تو تین باتیں تمہیں حاصل ہوں گی۔ تین برکتوں کے تم وارث ہو گے اور وہ تین برکتیں یہ ہیں کہ تمہیں ہدایت ملے گی۔ ہدایت تمہارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے گی۔ اور تمہیں یہ شوق پیدا کرے گی کہ ہدایت کے اس مقام پر ٹھہرنا تو ٹھیک نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں۔ تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہیئے اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہیئے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء)

اس ماہ میں انسان کو بھوکا رہنے کا حکم دینے میں یہ حکمت رکھی ہے کہ اس طرح روزہ دار کو اپنے غریب اور کمزور بھائیوں کا شدت سے احساس ہوتا ہے۔ اور وہ ان کی مصیبتوں سے آگاہ ہو کر کماحقہ ان کا خیال رکھتا ہے۔ یہ مہینہ مستحقین کا خاص طور پر خیال رکھنے کا مہینہ ہے۔

جب رمضان میں تمام وقت روزہ دار ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ تو ذکر الٰہی اس کی عادات میں داخل ہو جاتا ہے وہ آئندہ بھی اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

رمضان میں قناعت پسندی کی عادت بھی پڑتی ہے۔ آدمی فضول خرچیوں سے بچتا ہے۔

یہ ماہ ہمیں مساوات کا درس دیتا ہے اور ہر چھوٹے بڑے کا فرق مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو برائی کا امتیاز مٹ جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

"اگر انسان غور کرے تو یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو بڑے اور چھوٹے کو ایک مقام پر لا کھڑا کر دیتا ہے۔ اور برابر کر دیتا ہے، دن کے وقت بھوکا رہنے اور رات کے اوقات میں خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکنے کے لحاظ سے چھوٹے اور بڑے کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ ان میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۷۷ء)

روزہ جہاں روحانی اصلاح اور روحانی بیماریوں کا علاج ہے وہاں جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے بھی بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ میں صحت بھی مدنظر ہوتی ہے۔ اسی لئے بیمار کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ اور صحت مند کو روزہ رکھ کر غیر ضروری مواد کو ختم کرنے کا درس دیا گیا ہے۔ اگر بندہ روزہ کے حکم سے پہلو تہی کرتا ہے۔ تو جہاں اس کی روح بیمار ہوتی ہے وہاں اس کی جسمانی حالت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ اس صورت میں امراض قلب، بلڈ پریشر اور ذیابیطس جیسے امراض کا سامنا کرنے کا خدشہ رہتا ہے۔ کیونکہ یہ بیماریاں پُرخوری کے نتیجہ میں ہیں۔ اس ماہ کی مخصوص ٹریننگ کم بولنے، کم کھانے، کم سونے کو اگر اپنا مستقل دستور العمل بنا لیا جائے تو روحانی اور جسمانی طور پر صحت مند زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"روزہ اگرچہ روحانی عبادت ہے مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ کئی ایک زہر اس سے انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی دور ہو جاتی ہیں۔ اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کر لیا ہے۔ کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور ذیابیطس کے مریضوں کو قریباً ۸۰ یوم کے روزے رکھوائے جا سکتے ہیں۔ کئی ایک مریضوں نے خود مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ان کا مرض دور ہو گیا حتیٰ کہ زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں مندمل ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ کے جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں۔"

(الفضل ۱ راگست ۱۹۳۵ء)

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اقتباس نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ماہ رمضان میں ترقیات حاصل کرنے کا ایک موقعہ ہمیں ملتا ہے اس کو گنواؤ مت۔ اگر تم رمضان کی عبادات خلوص نیت کے ساتھ اور میری بتائی ہوئی شرائط کے ساتھ ادا کرو گے تو میرے سکول میں، میرے مدرسہ میں داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاؤ گے۔ جہاں صرف دل ہی نہیں ہو گا بلکہ کان بھی ہو گا۔ وہاں دو نگاہیں ہونگی۔ ایک بنیر ہو گا یعنی جو دنیوں نے سیکھا۔ وہ تم بجھتے لگ جاؤ گے۔ اور ایک بیان کی کلاس ہوگی کہ میں تمہیں خود سکھاؤں گا۔ میں خود تمہارا معلّم بن جاؤں گا۔ اور کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے خود سکھانا شروع کر دے۔ پس رمضان کی اس برکت سے بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور میری خواہشات کو پورا کرے۔ اور وہ ہمارا معلّم بنے۔

(الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۶۶ء)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ رمضان کے مبارک مہینہ میں رکھی گئی اغراض اور حکم سے ہمیں (کما حقہٗ) پوری طرح استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیزم قمر الدین صاحب چار ماہ سے دماغی عوارض میں مبتلا ہے۔ اور گھر والوں کے لئے پریشانی کا موجب ہے۔ چند دن ہوئے حالت تشویشناک ہو گئی تھی۔ علاج معالجہ جاری ہے۔ اور اب قدرے آرام ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور والدین کی پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

شمس الدین

دار العلوم شرقی ربوہ

رمضان المبارک ایک ابر رحمت ہے

مکرم مولوی عبد الستار صاحب طاہر مربی سلسلہ کراچی

رمضان المبارک خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں کا پیامبر بن کر آتا ہے۔ حقیقت میں وہ ایک ابر رحمت ہے جس سے قلوب انسانی کی زمین سیراب ہوتی ہے۔ اور درخت ایمانی سرسبز و شاداب ہو کر ثمرات سے لدجاتے ہیں۔ اور باغ روحانیت میں بہار کا سا سماں طاری ہو جاتا ہے۔

روحانی موسم بہار

اور درحقیقت رمضان المبارک روحانیت کا موسم بہاری ہے۔ قانون قدرت کے مطابق موسم کے دو دور ہیں۔ ایک دور موسم خزاں کا ہے اور دوسرا دور موسم بہار کا۔ جب خزاں کا دور آتا ہے تو درختوں کی سرسبزی و شادابی میں کمی آنے لگ جاتی ہے۔ پتے اور پھول مرجھانے لگتے ہیں۔ اور سوکھ کر گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح درختوں پر بے رونقی آجاتی ہے مگر جب موسم خزاں کے بعد موسم بہار آتا ہے تو پھر درختوں میں تر و تازگی آجاتی ہے۔ پتے اور ٹہنیاں ہری بھری ہو جاتی ہیں۔ اور ہر طرف سرسبزی و شادابی کا دلکش منظر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ گویا ایک نئی زندگی درختوں کو حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر روحانیت کے اندر بھی دو موسم آتے ہیں۔ خزاں اور بہار کے موسم۔ رمضان المبارک روحانی دنیا کا موسم بہار ہے جس سے شجرۂ ایمان از سر نو تر و تازگی اور سرسبزی و شادابی حاصل کرتا ہے۔ اور روحانی ثمرات سے لد جاتا ہے۔

دیکھئے ہر وہ درخت جس میں زندگی موجود ہوتی ہے۔ اور اس کی جڑ صحیح طور پر زمین میں قائم ہوتی ہے وہ درخت ضرور ہی موسم بہار میں پوری سرسبزی و شادابی حاصل کرے گا۔ مگر ایسا درخت جس میں زندگی ختم ہو اور اس کی جڑ کھوکھلی ہو چکی ہو وہ خزاں میں بھی مردہ تھا اور بہار میں بھی مردہ ہی رہے گا۔ وہ موسم بہار کی خوشگواریوں سے کبھی بھی حصہ نہیں لے سکے گا۔ عین اسی طرح پر ہر وہ شخص جس کے اندر ایمان زندہ ہے ایمان کی جڑ صحیح و سالم ہے۔ اس کی خواہ کتنی ہی کمزوریاں پیدا کیوں نہ ہو چکی ہوں وہ ضرور ماہ صیام میں جو روحانی موسم بہار ہے۔ روحانی سرسبزی و شادابی حاصل کرے گا۔ اور وہی شخص ماہ صیام میں روحانی تر و تازگی سے محروم رہے گا جس کے اندر ایمان مر چکا ہو۔

پس ضروری ہے کہ رمضان المبارک میں ہر مومن مسلمان کی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہو۔ کیونکہ اسی مقصد کے لئے ایام صیام آتے ہیں۔ تا انسان نئی طاقتیں حاصل کر کے وصل الٰہی کے لئے اپنی رفتار کو اور تیز کر دے۔ حتیٰ کہ دیدار و گفتار کی نعمت سے متمتع ہو جائے۔

تجلّی قلب کا مہینہ

حقیقتاً ماہ صیام وصلِ یار کا مہینہ ہے۔ اسی نکتۂ روحانیت کی طرف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِہٖ۔

کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی روزہ کی جزا ہوں۔

اسی حقیقت کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے کہ

"صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔۔۔ اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔۔۔۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۶)

پس مبارک ہے وہ جو روزہ دل سے دل کی اس تجلی کو حاصل کرنے کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے اور حیف ہے اس شخص پر اور انتہائی بدبخت ہے وہ انسان جو غفلت اور سستی اور لاابالی پن سے اپنے آپ کو اس نعمت عظمیٰ سے محروم رکھتا ہے۔

روحانی بلوغت کے دن

جب ایک مومن مسلمان مرد اور عورت جسمانی طور پر بالغ ہو جاتے ہیں۔ تو ان پر رمضان المبارک کے روزے رکھنے فرض ہو جاتے ہیں۔ اور یہ جسمانی بلوغت عموماً ۱۶ سے ۲۰ سال کی عمر میں شروع ہو جاتی ہے اور اس بلوغت کے ساتھ ہی روزے فرض ہو جاتے ہیں۔ اس جسمانی بلوغت پر روزہ کا فرض کیا جانا اپنے اندر یہ حکمت رکھتا ہے کہ انسان اب جسمانی بلوغت کے ساتھ روحانی بلوغت بھی حاصل کرے۔ کیونکہ جس طرح جسمانی بلوغت پر انسان اپنے لئے جسمانی زوج کا تقاضا کرتا ہے اور اس کے بغیر انسان کو جسمانی سکون و راحت میسر نہیں ہوتا۔ اسی طرح روزوں کے ذریعہ انسان کے اندر روحانی بلوغت کو پیدا کرنا مقصود ہے تا اس کے اندر اپنے محبوب روحانی کے دیدار و وصل اور لقاء کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب پیدا ہو جائے۔ اب اس کو کامل تسکین و سکون اور راحت و سرور اسی وقت آئیگی جب وہ اپنے محبوب روحانی کو پالے گا۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ایسے مضطرب دل کے لئے بشارت ہے کہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِہٖ۔

کہ یہ مقصد روزے سے ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ روزہ کی جزا خود خدا ہے

پس جو شخص چاہتا ہے کہ جسمانی بلوغت کے ساتھ روحانی بلوغت بھی حاصل کرے تا روحانی راحت و سرور محبوب روحانی کے وصل سے حاصل کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ شہر رمضان کے روزوں کی پابندی کرے اس کے بغیر وہ روحانی بلوغت اور باطنی لذات کو نہیں پا سکتا۔

عزم و ارادہ کی ضرورت

اس کے لئے سب سے پہلے ضروری امر انسان کے لئے یہ ہے کہ وہ ماہ صیام کے روزے رکھنے کے لئے ایک مضبوط اور ٹھوس ارادہ اور عزم کرے۔ کیونکہ ہر عمل اور کام سے قبل ایک ارادے اور عزم کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر کوئی عملی حرکت نہیں ہو سکتی۔

مجاہدہ کی ضرورت

عزم و ارادہ کے بعد مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ تا عزم اور ارادہ عملی جامہ پہن لے۔ کیونکہ ساری برکات و ثمرات عمل پر موقوف ہیں

حرفِ آخر

رمضان المبارک کا ابر رحمت اتی روحانیت ۴۴

۴۴ سے خود ارپو رہا ہے اس سے اپنے دلوں کی زمین کو سیراب کرنے کے لئے اور اس روحانی موسم بہار میں اپنے درخت ایمان کو سرسبز و شاداب کرنے کے لئے اور روحانی بلوغت کے لئے اور تجلّی قلب کے لئے سستی اور غفلت کے لحاف اتار کر اور مجاہدہ کی وردی پہن کر اور عزم صمیم کی چٹان پر کھڑے ہو کر اپنے راستہ سے نفس و شیطان کو دھکیل کر ملک روحانیت کو فتح کر لو۔ اور تخت حرفت پر جلوہ گر ہو جاؤ اور خدا کے دیدار و گفتار اور وصل و لقاء کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ مئی ۱۹۷۸ء

۱- انور بیگم صاحبہ	فیصل آباد	۱۰---۰۰
۲- بیگم صاحبہ قاضی ڈاکٹر محمود احمد صاحب لکشمی مینشن	لاہور	۵۰---۰۰
۳- مرزا عبدالرشید صاحب	ربوہ	۲۰---۰۰
۴- عبدالستار صاحب ٹی۔آئی کالج	″	۱۰---۰۰
۵- سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سلمہا	″	۱۰---۰۰
۶- والدہ صاحبہ سعید احمد صاحب دارالصدر جنوبی	″	۳۰---۰۰
۷- ڈاکٹر سردار احسان علی اینڈ سنز	لاہور	۱۰۰---۰۰
۸- منور احمد صاحب ڈسپنسر معرفت فضل احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ		۴۰---۰۰
۹- چوہدری بشیر محمد صاحب دارالنصر غربی	ربوہ	۲۰---۰۰
۱۰- بلال احمد صاحب دارالرحمت غربی	″	۱۲---۰۰
۱۱- بیوہ دانشمند خان صاحب منجانب الدین مرحوم	″	۵۰---۰۰
۱۲- ملک عبدالمجید صاحب مجید آئرن سٹور	″	۲۰---۰۰
۱۳- سکینہ عثمان صاحبہ معرفت ایم۔ایم عثمان صاحب شرقی وسطی		۸۵---۰۰
۱۴- شیخ محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت	ربوہ	۲۰---۰۰
۱۵- محمد اسحاق صاحب	لاہور	۱۰---۰۰
۱۶- لیڈی ڈاکٹر جمال آرا حسین صاحبہ لطیف آباد حیدر آباد		۱۸۰---۰۰
۱۷- بشریٰ بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن	لاہور	۲۰---۰۰
۱۸- اعجاز احمد صاحب	″	۱۰---۰۰
۱۹- مسز ریحانہ خورشید صاحبہ	اسلام آباد	۱۰۰---۰۰
۲۰- محمد اشفاق گوندل صاحب معرفت گوندل ایجنسی گوجرانوالہ		۱۵۰---۰۰
۲۱- محمد اسمٰعیل صاحب قریشی راولپنڈی کینٹ		۱۵---۰۰
۲۲- فرحت ملک صاحبہ منجانب ملک ارشد عزیز صاحب مرحوم دارالعلوم ربوہ		۵۰---۰۰
۲۳- والدہ صاحبہ خلیفہ جناح الدین صاحب	دارالیمن ربوہ	۲۰---۰۰
۲۴- مولوی خلیل احمد صاحب مبشر بمع اہل و عیال مبلغ مغربی افریقہ		۱۰---۰۰
۲۵- مسز بشریٰ بشیر صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت	ربوہ	۵۰---۰۰
۲۶- میجر ایم۔ایچ نوری صاحب C.M.H پشاور		۱۰۰---۰۰
۲۷- مسز شیریں تالپور لطیف آباد حیدر آباد		۱۰۰---۰۰
۲۸- امجد علی صاحب کیمیکل لیبارٹری ملتان		۲۵---۰۰
۲۹- ماڈرن موٹرز لمیٹڈ	کراچی	۵۰---۰۰
۳۰- محمد اکرم صاحب معرفت اے۔یو علوی صاحب	″	۲۵---۰۰
۳۱- عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر نشتر ہسپتال ملتان		۱۰---۰۰
۳۲- عطیہ انیس صاحبہ ناظم آباد کراچی		۴۰---۰۰
۳۳- مسز بشارت احمد صاحب بٹ	لاہور	۲۵---۰۰
۳۴- بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد	کراچی	۸۰---۰۰
۳۵- یزدانی صاحبہ ٹیکنیشن کالونی	لاہور	۵۰---۰۰
۳۶- عطاء الرحمن صاحب بس باڈی میکرز	راولپنڈی	۴۰---۰۰
۳۷- میاں عبدالسلام صاحب زرگر	ربوہ	۱۰---۰۰
۳۸- ڈاکٹر محمد اقبال صاحب	اوکاڑہ	۲۵---۰۰
۳۹- ملک فضل حق خان صاحب	کراچی	۵۰---۰۰
۴۰- احسان الحق صاحب کوٹلی آزاد کشمیر		۲۵---۰۰
۴۱- عبدالرحمن صاحب وڑائچ ماڈل ٹاؤن لاہور		۵۰---۰۰
۴۲- سعدیہ لئیقہ لیاقت صاحبہ	سیالکوٹ	۳۰---۰۰
۴۳- مسز حامد حسن مفتی صاحبہ	پشاور	۵۰---۰۰
۴۴- امتیاز احمد صاحب بٹ	لاہور	۱۰۰---۰۰
۴۵- لطیف احمد صاحب طارق	راولپنڈی	۵۰---۰۰
۴۶- مسز کرنل عبدالمجید صاحب ملک منگلا ضلع جہلم		۵۰۰---۰۰
۴۷- بشارت احمد صاحب آف امریکہ بذریعہ محترمہ آمنہ بی بی شاہ صاحبہ		۱۲۵---۰۰
۴۸- چوہدری صالح محمد صاحب مزنگ	لاہور	۴۰---۰۰
۴۹- رضوان سجاد احمد صاحب ابن ڈاکٹر رشید احمد صاحب	ربوہ	۱۰---۰۰
۵۰- نبیلہ رشید احمد صاحبہ بنت ″ ″	″	۱۰---۰۰
۵۱- ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ بذریعہ بشریٰ بیگم صاحبہ	″	۵۰---۰۰
۵۲- سعید احمد صاحب دارالصدر	″	۱۰---۰۰
۵۳- نیلوفر صاحبہ	″	۱۰---۰۰
۵۴- ناصر احمد صاحب دارالرحمت شرقی	″	۱۵---۰۰
۵۵- امۃ النصیر صاحبہ معرفت سعادت علی صاحب گولبازار	″	۱۰---۰۰
۵۶- مینیجر صاحب PIA ″	″	۵۰---۰۰
۵۷- تسنیم سلہری صاحب ٹمپل روڈ	لاہور	۲۰۰---۰۰
۵۸- رفیق اللہ صاحب بٹ مرحوم بذریعہ بشارت احمد صاحب ربوہ		۱۰---۰۰
۵۹- صدر صاحب محلہ دارالیمن	″	۱۷---۰۰
۶۰- مرزا محمد عثمان صاحب شرقی وسطی		۴۰---۰۰
۶۱- عبدالرحمن خان صاحب نیازی البشریٰ	ربوہ	۹۰---۰۰
۶۲- چوہدری ناظر حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ چک جھمرہ		۱۹---۰۰
۶۳- محمد سعید احمد صاحب S.E.	پشاور	۱۰---۰۰
۶۴- محمود احمد صاحب مرحوم	″	۲۰---۰۰
۶۵- عزیزہ خالدہ سعید صاحبہ	″	۲۰---۰۰
۶۶- قانتہ صالحہ صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۱۰۰---۰۰
۶۷- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	سکھر	۵۰---۰۰
۶۸- امۃ الحی اکرام اللہ صاحبہ گلگشت کالونی ملتان		۲۰---۰۰
۶۹- امۃ السبوح صاحبہ بنت ″	″	۳۰---۰۰
۷۰- زبیر احمد صاحب ہاشمی	ہیلی فیکس کینیڈا	۱۰۰---۰۰
۷۱- طاہرہ صابرہ صاحبہ بنت قریشی محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ		۱۰---۰۰
۷۲- امینہ بی بی صاحبہ	علی پور چھٹہ	۱۰---۰۰
۷۳- مسز منیرہ سلطان احمد صاحب معرفت چوہدری سلطان احمد صاحب لیکچرر ٹی۔آئی کالج	ربوہ	۲۰---۰۰
۷۴- امیر صاحب جماعت احمدیہ	جھنگ صدر	۱۵---۰۰
۷۵- صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کراچی		۹۱---۰۰
۷۶- رانا غلام سرور صاحب	بھروکے کلاں	۱۰---۰۰
۷۷- چوہدری مبارک احمد صاحب واپڈا بہاولنگر		۵۰---۰۰
۷۸- ملک محمود احمد صاحب	گوجرانوالہ	۳۰---۰۰
۷۹- عبدالحمید صاحب	″	۵۰---۰۰
۸۰- محمد سرور صاحب	″	۱۰---۰۰
۸۱- چوہدری عبدالباری صاحب	رحیم یار خان	۱۵---۰۰
۸۲- شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فرزند علی صاحب سکرنڈ		۲۰---۰۰
۸۳- چوہدری عبدالکریم صاحب	″	۵۰---۰۰
۸۴- مستری بشیر احمد صاحب	″	۱۰---۰۰
۸۵- ڈاکٹر محمد اشرف صاحب	″	۱۰---۰۰
۸۶- چوہدری مہرالدین صاحب	اسلام آباد	۱۴---۰۰
۸۷- طارقہ ناصر احمد صاحبہ	″	۱۰---۰۰
۸۸- بیگم صاحبہ کیپٹن عبدالواحد صاحب	″	۲۰۰---۰۰
۸۹- شاہد احمد صاحب	″	۱۲---۰۰
۹۰- اہلیہ صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب	″	۱۰---۰۰
۹۱- میاں شکیل احمد صاحب	″	۵۱---۰۰
۹۲- ضیاء الحق صاحب	″	۱۰---۰۰
۹۳- نصیر احمد صاحب	″	۱۰---۰۰
۹۴- لجنہ اماء اللہ واتھم سٹور معرفت صوفی محمد ابراہیم صاحب		۱۰۰---۰۰
۹۵- فرخندہ غالب صاحبہ دارالرحمت وسطی	ربوہ	۱۰---۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حمد اور عزم کی برکت سے ہم نے اسلام کو غالب کرنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ایسے عظیم منصوبہ کو پیش کرتے ہوئے "عزم" کے متعلق فرمایا:-

"عزم کا جو حصہ ہے اس کا زیادہ تر تعلق ہمارے نفوس کے ساتھ اور ہماری جماعت کی کوششوں کے ساتھ ہے۔ ہماری والہانہ حرکت کے ساتھ ہمارے عاشقانہ والہانہ نعروں کے ساتھ اس یقین کی بناء پر کہ دُنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے اس منشاء اور تحریک کو ناکام نہیں کر سکتی"

آپ نے جس والہانہ عزم کے ساتھ اس نہایت بابرکت تحریک میں وعدے لکھوائے تھے اسی جوش اور جذبہ کے ساتھ ادائیگی بھی کیجئے تاکہ غلبۂ اسلام کے دن قریب تر ہوتے جائیں۔ پاکستان اور بیرونِ پاکستان کے وعدہ کنندگان اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کی ادائیگی مرحلہ وار باقاعدہ ہوتی رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قرآن کریم کی رُوحانی تاثیرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآنِ مجید ... ایک روحانی تاثیر اپنی ذاتِ بابرکات میں ایسی رکھتا ہے کہ اس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منور الباطن اور منشرح الصدر اور مقبولِ الٰہی اور قابلِ خطاب حضرتِ عزت بنا دیتا ہے اور اس میں وہ انوار پیدا کرتا ہے اور وہ فیوضِ غیبی اور تائیداتِ لاریبی اس کے شاملِ حال کر دیتا ہے کہ جو اغیار میں ہرگز پائی نہیں جاتیں۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۳۲ حاشیہ)

اراکین انصار اللہ اس نعمت سے اسی وقت بہرہ ور ہو سکتے ہیں جب وہ کلام الٰہی کا ترجمہ سیکھیں اور اس کے مطالب سے آگاہی حاصل کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وظیفہ امتحان اطفال

سالانہ اجتماع اطفال کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ "وظیفہ امتحان اطفال" کا مقابلہ ہوگا جس میں اوّل، دوم آنے والے اطفال کو انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے وظیفہ دیا جائے گا۔ حسب ذیل نصاب کے مطابق اطفال تیاری کریں:-

(۱) ترجمہ نماز (۲) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی (۳) اسلام کے بنیادی عقائد (۴) تاریخ اسلام (مکی زندگی) (۵) تاریخ احمدیت کے بارہ میں موٹی موٹی باتیں (۶) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۷) پاکستان کے بارہ میں موٹے موٹے تاریخی، جغرافیائی اور سوشل حالات اور معلوماتِ عامہ

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انشاء اللہ العزیز انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے مطابق خالص روحانی ماحول میں مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ر اخاء ۱۳۵۷ ہش / اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کے برکات و فیوض سے بہرہ ور ہونے کے لئے انصار اللہ احباب کثیر تعداد میں تشریف لاتے ہیں۔ علماءِ سلسلہ کی پُرمغز تقاریر کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف خطاب سے استفادہ دعا اور ذکرِ الٰہی کا خاص موقع میسر آتا ہے۔ اس بابرکت اجتماع کے اخراجات کے لئے مال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس کے لئے سالِ رواں کے منظور شدہ بجٹ میں صرف تیس ہزار روپے کی رقم ہے۔ ابھی تک اس مد میں بہت کم رقم وصول ہوئی ہے لہٰذا زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں التماس ہے کہ "چندہ سالانہ اجتماع" کی شرح کے مطابق وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں اور اس مد میں وصول شدہ رقوم کی ترسیل کا بھی اہتمام فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا معین و مددگار ہو۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شکرانہ فنڈ

میٹرک میں پاس ہونے والے طلباء و طالبات کی خدمت میں مبارکباد عرض ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس کامیابی کو آپ کے لئے دین و دُنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق کہ

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خُدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

آپ شکرانہ فنڈ کی رقوم تحریکِ جدید کو ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ ہمارے محلہ کے ایک محنتی اور مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے خادم مکرم چوہدری علی محمد صاحب ابن مکرم چوہدری مہر الدین صاحب ۲۲ر جولائی ۱۹۷۸ء کو ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں احبابِ جماعت سے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد مکمل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ملک محمد ابراہیم متبسم زعیم حلقہ دار الیمن وسطی ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم چار پانچ روز سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ریاض احمد بٹ کارکن دفتر الفضل ربوہ)

۳۔ میرے دوست انیس احمد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد راشد اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

منسوخی مختار نامہ

میں اپنی جائیداد واقع ضلع کیمبلپور جس کا مختار نامہ جمیل احمد ولد ڈاکٹر کرم بخش مرحوم محلہ حطاراں ضلع کیمبلپور کو دیا تھا اس اعلان کے ذریعہ منسوخ کرتا ہوں۔ لہٰذا کوئی شخص اس سلسلہ میں میری رضامندی کے بغیر لین دین نہ کرے ورنہ نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔

ڈاکٹر رشید احمد۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ